# سنن نسائی اور اس کا اسلوب تدوین

* ڈاکٹر عبدالحمید خان عباسی

## امام نسائی کا مختصر تعارف

سنن نسائی کے مؤلف امام نسائی کا نام احمد اور کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے۔ پورا نسب یوں ہے: احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن دینار۔ آپ خراسان کے شہر ''نسا'' میں پیدا ہونے کی وجہ سے نسائی کہلاتے ہیں۔ ۲۱۵ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۳ صفر ۳۰۳ ہجری میں وفات پائی۔ آپ مکہ معظمہ میں صفاء ومروہ کے درمیان مدفون ہیں۔ ابتدائی تعلیم آپ نے خراسان ہی میں حاصل کی۔ پندرہ سال کے ہوئے تو عراق، شام اور مصر کا سفر کیا اور بڑے بڑے ائمہ فن سے علمی استفادہ کیا(۱)۔

امام نسائی کو تمام اسلامی علوم میں مہارت حاصل تھی۔ علم حدیث میں ان کا مقام خاص اہمیت کا حامل ہے۔ ارباب سیر اور ان کے معاصرین نے علم حدیث میں ان کے فضل وکمال اور علمی تبحر کا اعتراف کیا ہے(۲)۔ ان کی مختلف النوع تصانیف میں سے کچھ یہ ہیں: الأخوة والأخوات، الأسماء والكنٰى، اسماء الرواة والتمييز بينهم، الإغراب =مسند حديث شعبة وسفيان، إملأته الحديثية، تسمية فقهاء الأمصار من أصحاب رسول، الله ﷺ ومن بعده من أهل المدينة، تسمية من لم يروعنه غير رجل واحد، الجرح والتعديل، جزء من حديث عن النبى ﷺ، حديث قتيبة بن سعد ، عن أبى عوانه ، خصائص على، ذ كر المدلسين، الرباعيات من كتاب السنن المأثورة، السنن الصغرى(المجتبىٰ)، السنن الكبرى، شيوخ الزهرى، الضعفاء والمتروكين، الطبقات ، عمل يوم وليلة والراجح أنه من الكبرى ، مسند حديث ابن جريج، مسند حديث الزهرى بعلله والكلام عليه، مسند حديث سفيان الثورى، مسند حديث شعبة بن الحجاج، مسند

* اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ قرآن وتفسیر کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد۔

حديث مالك بن انس، مسند حديث يحيىٰ بن سعيد القطان، مسند علی بن أبی طالب، مسند منصور بن زاذان الواسطی، معجم شیوخه، مناسك الحج اور من حدَّث عن ابن أبی عروبة ولم يسمع عنه (۳)۔

## سنن نسائی کا تعارف

امام نسائی کی سنن کا تعارف درج ذیل نکات کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے:

## سنن کا نام اور سبب تألیف

امام نسائی نے ابتداء میں ایک کتاب میں احادیث کو مدون کیا جس کا نام ''السنن الکبری'' رکھا۔ اس کو امیر رملہ (۴) کی خدمت میں پیش کیا۔ اس نے پوچھا کہ کیا اس میں تمام احادیث صحیح ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں، اس میں صحیح اور حسن دونوں قسم کی روایات موجود ہیں۔ امیر نے عرض کیا کہ آپ میرے لیے صرف صحیح احادیث کا انتخاب فرما دیں۔ چنانچہ آپ نے خود ''السنن الکبری'' میں سے صحیح نوعیت کی احادیث کا انتخاب فرمایا اور اس انتخاب کا نام ''المجتبیٰ'' رکھا اور یہی کتاب ''سنن النسائی'' کے نام سے مشہور ہوئی۔ اصحاب شروح وحواشی جب کبھی أخرجه النسائی کہتے ہیں تو یہی سنن مراد ہوتی ہے (۵)۔

## کتب صحاح میں سنن نسائی کا مقام

سنن نسائی کتب صحاح ستہ میں انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ یہ بخاری اور مسلم دونوں کے فقیہانہ و محدثانہ طریقوں کی جامع ہے لیکن افادیت میں ان کتابوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ اس میں صرف روایات ہی کو مدون نہیں کیا گیا ہے بلکہ علل حدیث اور دیگر علوم وفنون کو بھی بیان کر دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ حسن ترتیب اور جودت تالیف میں بھی ممتاز ہے۔ اس حقیقت کی تائید درج ذیل اقوال سے ہوئی ہے:

① حافظ ابوعبداللہ بن رشید (م ۷۲۱ھ) (۶) کہتے ہیں:

”وأنه أبدع الكتب المصنفة في السنن تصنيفاً وأحسنها ترصيفاً، وهو جامع بين طريقتي البخاري و مسلم مع حظ كبير من بيان العلل“(۷)۔

(علم سنن میں جس قدر کتب تالیف ہوئی ہیں، ان سب میں یہ کتاب تصنیف کے لحاظ سے انوکھی اور ترتیب کے لحاظ سے بہترین ہے۔ یہ بخاری ومسلم دونوں کے اسلوب کی جامع ہے۔ نیز علل حدیث کے ایک خاصے حصّے کا بیان اس میں آ گیا ہے)۔

۲۔ حافظ سخاوی نے ابن الاحمرؒ (م۳۶۵ھ) (۸) کے بعض مکی شیوخ کا یہ قول نقل کیا ہے:

”أنه أشرف المصنفات كلها وما وضع في الاسلام مثله“(۹)۔

(یہ اس فن کی تمام تصنیفات سے بڑھ چڑھ کر ہے اور اسلام میں اس کی مثل کوئی کتاب نہیں لکھی گئی)۔

۳۔ امام نسائی خود فرماتے ہیں:

”كتاب السنن صحيح كله وبعضه معلول . والمنتخب المسمى المجتبىٰ صحيح كله“(۱۰)۔

(کتاب السنن تمام تر صحیح ہے اور اس کے بعض حصے میں علت ہے، منتخب مجتبیٰ نامی کتاب تمام تر صحیح ہے)۔

یہ اقوال اور جو اُن کے علاوہ ہیں (۱۱) واضح طور پر دلالت کرتے ہیں کہ سنن نسائی مصادر حدیث بالخصوص صحاح ستہ میں ایک اہم اور منفرد مقام و مرتبہ کی حامل ہے۔ یہ انفرادیت امام نسائی کی شروط سے بھی عیاں ہوتی ہے۔

## امام نسائی کی شرائط

شرائط کے اعتبار سے امام نسائیؒ کی کتاب ”السنن“ خاص اہمیت کی حامل ہے۔ فن حدیث کے ماہرین نے جب راویان حدیث کی جانچ پرکھ کی تو انہیں معلوم ہوا کہ تنقیدِ رواۃ اور صحت اسناد کے بارے میں امام نسائی کی شرائط

بہت سارے دیگر محدثین کے مقابلہ میں کافی سخت ہیں، حتیٰ کہ بعض علماء نے بخاری و مسلم سے بھی زیادہ سخت قرار دیا ہے۔ ذیل میں کچھ اقوال نقل کیے جاتے ہیں جن سے امام نسائی کی شرائط کا پتہ چلتا ہے:

۱۔ امام نسائی خود فرماتے ہیں:

''جب میں نے کتاب السنن مدون کرنے کا ارادہ کیا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے ان شیوخ سے روایت کرنے میں استخارہ کیا جن کے متعلق میرے قلب میں کسی طرح کا شک تھا، چنانچہ بہتر یہ معلوم ہوا کہ ان سے روایت نہ کروں۔ لہٰذا بہت سی ایسی روایتیں جنہیں میں عالی سند سے بیان کر سکتا تھا ان کو اسی وجہ سے نازل سند سے نقل کیا ہے'' (۱۲)۔

۲۔ ابن طاہر مقدسی کہتے ہیں:

''میں نے امام ابوالقاسم سعد بن علی زنجانی (م۴۷۱ھ) (۱۳) سے ایک راوی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس کی توثیق کی۔ میں نے کہا کہ امام نسائی تو اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ بیٹا! رجال میں امام نسائی کی شرائط امام بخاری اور امام مسلم سے زیادہ سخت ہیں'' (۱۴)۔

۳۔ حافظ ابوطالب فرماتے ہیں:

''امام نسائی جس پر صبر کر گئے اس پر اور کون صبر کر سکتا ہے۔ ان کے پاس ہر ہر باب کے لیے ابن لہیعہ (م۱۷۴ھ) (۱۵) کی احادیث تھیں مگر انہوں نے اس کی تخریج نہیں کی کیونکہ وہ ابن لہیعہ کی حدیث روایت کرنا درست نہیں سمجھتے تھے'' (۱۶)۔

۴۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

''فكم من رجل أخرج له أبو داود و الترمذی تجنب النسائی اخراج حديث جماعة من رجال الصحيحين'' (۱۷)۔

(بہت سے ایسے اشخاص ہیں کہ جن سے ابوداؤد اور ترمذی نے روایتیں لی ہیں، مگر امام نسائی نے ان کی روایتوں سے احتراز کیا ہے بلکہ امام نسائی نے تو صحیحین تک کے راویوں

کی ایک جماعت سے حدیث روایت کرنے سے اجتناب کیا ہے)۔

۵۔ مشہور محدث امام ابوالحسن معافری (م ۴۰۳ھ) جو محدث دارقطنی اور حاکم کے معاصر ہیں، فرماتے ہیں:

''اذا نظرت الی مایخرجه أهل الحدیث فما خرجه النسائی أقرب الی الصحة ماخرجه غیره''(۱۸)۔

(جب تم محدثین کی روایت کردہ احادیث پر نظر ڈالو گے تو جس حدیث کی تخریج امام نسائی نے کی ہوگی وہ دوسروں کی روایت کردہ حدیث کے مقابلہ میں صحت کے زیادہ قریب ہو گی)۔

۶۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ علماء کے اقوال نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''وفی الجملة فکتاب النسائی اقل الکتب بعد الصحیحین حدیثا ضعیفا ورجلا مجروحا و یقاربه کتاب ابی داؤد وکتاب الترمذی''(۱۹)

(اور بالجملہ امام نسائی کی کتاب میں ضعیف حدیث اور مجروح راویوں کی تعداد صحیحین کے بعد سب کتابوں سے کم ہے۔اس کے قریب امام ابوداؤد اور امام ترمذی کی کتابیں ہیں)۔

۷۔ علامہ حازمیؒ (م ۵۲۸ھ) نے بھی یہی فیصلہ فرمایا ہے کہ امام ابوداؤد کی طرح امام نسائی بھی کامل الضبط وکثیر الملازمۃ، کامل الضبط وقلیل الملازمۃ اور ناقص الضبط وکثیر الملازمۃ راویوں کے ان طبقوں سے استیعاب کرتے ہیں جبکہ ناقص الضبط وقلیل الملازمۃ سے انتخاب کرتے ہیں اور پانچویں طبقہ (یعنی الضعفا والمجاهیل) سے اصلاً روایت نہیں کرتے (۲۰)۔

حافظ جلال الدین سیوطی نے احادیث نسائی کی تین قسمیں بیان کی ہیں:

(الف) وہ احادیث جو بخاری اور مسلم میں ہیں۔

(ب) وہ احادیث جو بخاری اور مسلم کی شرائط کے مطابق ہیں۔

(ج) وہ احادیث جن کی تخریج خود امام نسائی نے کی ہے اور اگر ان میں کوئی علت تھی تو اسے بیان کر دیا ہے(۲۱)۔

خلاصہ یہ کہ صحیحین کے بعد امام نسائی کی شرائط سب سے سخت ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اہل علم سنن نسائی کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

## اسلوب تدوین

امام نسائی نے اپنی سنن کی تدوین و ترتیب میں جو اسالیب و مناہج اختیار کیے، ان میں سے چند ایک کو درج ذیل نکات کی صورت میں بیان کیا جاتا ہے:

### 1- ترتیب سنن

امام نسائیؒ نے اپنی سنن کو فقہی کتب و ابواب کے اسلوب پر مرتب کیا ہے۔ پہلے وہ ایک کتاب قائم کرتے ہیں پھر اسے کئی ابواب میں تقسیم کر دیتے ہیں اور ہر باب کے لیے ایک ترجمہ (عنوان) وضع کرتے ہیں، پھر اس کے تحت احادیث بیان کرتے ہیں۔

### 2- تکرار حدیث

امام نسائی کا ایک اسلوب یہ ہے کہ وہ مختلف مسائل کے اثبات کے لیے ایک حدیث کو کئی ابواب میں مکرر ذکر کرتے ہیں، مثلاً:

الف۔ ''لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ''۔ اس حدیث کو امام نسائی نے کتاب الطهارة کے باب فَرَضِ الْوُضوءِ میں بھی بیان کیا ہے اور کتاب الزکاۃ کے باب الصَّدَقَةِ مِنْ غُلُوْلٍ میں بھی۔

ب۔ اسی طرح ضمام بن ثعلبہ کی وہ روایت جس میں اس نے نبی اکرم ﷺ سے ارکان اسلام کے متعلق پوچھا۔ اس روایت کو امام نسائی ایک بار كِتَابُ الصَّلَاة کے باب كَمْ فُرِضَت فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ اور دوسری بار كِتَابُ الاِيْمَان و شرائعه کے بَابُ الزَّكَاةِ کے تحت ذکر کیا ہے۔

ج۔ اسی طرح حدیث جبرائیل کو ایک بار کتابُ الایمان کے بَابُ نَعْتِ الاسْلَامِ اور دوسری بار صِفَةُ الْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ کے تحت بیان کیا ہے۔

## 3 اسانید اور احادیث ذکر کرنے کا اسلوب

اسانید اور احادیث ذکر کرنے میں امام نسائی کا اسلوب یہ ہے کہ:

الف۔ وہ ایک متن حدیث کے جتنے بھی طرق (اسانید) روایت ہوں سب کو اختلاف الفاظ کے ساتھ ایک ہی جگہ جمع کر دیتے ہیں۔

ب۔ وہ تمام اسانید روایت ذکر کرنے کے بعد بعض اوقات ان اسانید میں سے مجروح نوعیت کی سندوں کی نشاندہی بھی کرتے ہیں اور بعض اوقات ان اسانید میں محاکمہ بھی کرتے ہیں اور بتلاتے ہیں کہ ان میں سے کون سی سند صحیح اور کون سی غیر صحیح ہے۔ اگر تمام اسانید صحیح ہوں تو بتلاتے ہیں کہ ان میں سے زیادہ صحیح اور زیادہ راجح کون سی سند ہے، مثلاً: امام نسائی نے کِتَابُ النِّکَاحِ کے باب النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ (مجرد) کے تحت وہ حدیث بیان کی ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے تجرد سے منع کیا ہے۔ اس حدیث کو امام نسائی نے پانچ طرق سے ذکر کیا ہے:

الف۔ ایک روایت اسماعیل بن مسعود (۲۲) کی ہے جس کی سند میں اشعث (۲۳) ہے۔

ب۔ دوسری روایت اسحاق بن ابراہیم (۲۴) کی ہے جس میں قتادہ (۲۵) ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: ''قَتَادَةُ أَثْبَتُ وَأَحْفَظُ مِنْ أَشْعَثَ وَ أَشْعَثُ أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ ''۔ (قتادہ اشعث سے زیادہ احفظ اور اشعث اثبت ہے مگر اشعث کی حدیث اشبہ بالصواب ہے)۔

ج۔ تیسری روایت میں ختّ (یحییٰ بن موسیٰ) (۲۶) ہیں جو زہری سے روایت کرتے ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں: ''اَلْأَوْزَاعِيُّ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيْثَ مِنَ الزُّهْرِيِّ '' (یعنی امام اوزاعی (۲۷) کا امام زہری سے سماع ثابت نہیں ہے)۔

د۔ اسی طرح کِتَابُ الطَّلَاقِ کے باب التَّوْقِيْتِ فِي الْخِيَارِ (خیار کی مدت متعین کرنا) کے تحت اس

حدیث کو بیان کیا ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا تھا کہ وہ تنگی گزران کی وجہ سے حضور ﷺ کو چھوڑ دیں یا اس کے باوجود حضور ﷺ کے نکاح میں رہیں۔ اس حدیث کو امام نسائی نے دو سندوں کے ساتھ ذکر کرنے کے بعد دوسری سند اور حدیث کے متعلق لکھتے ہیں: ''هَذَا خَطَأٌ وَالْأَوَّلُ أَوْلَى بِالصَّوَاب ''(۲۸)۔(یہ خطا ہے اور پہلی روایت درست ہے)۔

## 4- حدیث کے غریب اور موقوف ہونے کا بیان

بعض دفعہ ایک حدیث غریب سند سے مرفوعاً مروی ہوتی ہے اور مشہور سند کے لحاظ سے وہ حدیث موقوف ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں امام نسائی کا اسلوب یہ ہوتا ہے کہ وہ اس حدیث کے غریب اور موقوف ہونے کو بیان کر دیتے ہیں، مثلاً: روایت کرتے ہیں: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ(۲۹)عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِ و بْنِ يَحْيَى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ''رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّى عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلَى خَيْبَرَ''(۳۰)۔(میں نے حضور ﷺ کو گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ کا روئے انور خیبر کی طرف تھا)۔

اسی مضمون کی دوسری حدیث ذکر کرنے کی بعد امام نسائی لکھتے ہیں: '' لَا نَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ عَمْرَ وبْنَ يَحْيَى عَلَى قَوْلِهِ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَحَدِيْثُ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَنَسٍ الصَّوابُ مَوْقُوْفٌ ''۔ (یعنی اس حدیث کے رفع میں عمرو بن یحیٰ متفرد ہیں اور اصل میں یہ حدیث موقوف ہے)۔

## 5- اضطراب حدیث کی وضاحت

جب کسی حدیث کے متن میں اضطراب (۳۱) ہو تو امام نسائی اس کی وضاحت کر دیتے ہیں، مثلاً:

عن عَائِشَةَ قَالَتْ مَا لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ لَعْنَةٍ تُذْكَرُ كَانَ اِذَا كَانَ قَرِيْبَ عَهْدٍ بِجِبْرِيلَ عليه السلام يُدَارِسُهُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنْ الرِيحِ الْمُرْسَلَةِ ''(۳۲)۔

(ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے کوئی ایسی

لعنت نہیں فرمائی جو بیان کی جائے۔ اور جب حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ ورد کا وقت نزدیک آتا تو حضور اکرم ﷺ بادِ صر صر سے بھی زیادہ سخی ہوتے)۔

امام نسائی اس متن کے بعد لکھتے ہیں: ''هَذَا خَطَأٌ و الصَّوَابُ حَدِيثُ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَأَدْخَلَ هَذَا حَدِيثاً فِي حَدِيثٍ''۔ (یہ خطاہے اور یونس بن یزید (م۱۵۲ھ) (۳۳) کی روایت درست ہے۔ راوی نے اس حدیث میں ایک اور حدیث ملادی ہے)۔ یعنی یہ روایت اور جو اس سے پہلے (یونس بن یزید) کی ہے دونوں الگ الگ حدیثیں ہیں جن کو راوی نے ملادیا ہے۔

## 6- منکر حدیث کا تعیّن

امام نسائی کا ایک اسلوب یہ ہے کہ اگر سنن میں کوئی منکر حدیث ہو تو اس کا تعیّن کر دیتے ہیں، مثلاً:

عَنْ أبى هُرَيرَةَ عن النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:" ثَلَاثٌ ، فَلَقِيتُ كَثِيرًا فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ اِلَى قَتَادَةَ فَأَخبَرْتُهُ فَقَالُ : نَسِيَ قال : أبو عبدالرحمن: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ " (۳۴)۔

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وہ تین طلاقیں ہوتی ہیں۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے تابعی کثیر بن اَبی کثیر بصری سے اس روایت کے متعلق پوچھا تو اسے اس حدیث کا کچھ حال معلوم نہ تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ بعد ازاں میں قتادہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے یہ حال بیان کیا۔ قتادہؒ نے فرمایا: وہ یہ بات بھول گے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے)۔

## 7- مشہور حدیث کے غریب ہونے کا بیان

بعض اوقات ایک حدیث فی نفسہ مشہور ہوتی ہے لیکن بعض الفاظ کے لحاظ سے اسے غریب قرار دیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں امام نسائی اس حدیث کی غرابت کا بیان کر دیتے ہیں، مثلاً:

قال رسول ﷺ: ''اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِی اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیُرِقْهُ ثُمَّ لِیَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ''(۳۵)۔

(رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال کر چاٹے تو جو کچھ اس برتن میں ہے اسے بہا دیا جائے۔ پھر سات مرتبہ اس برتن کو دھو دیا جائے)۔

اس حدیث کی سند، جسے طوالت کے خوف سے یہاں ذکر نہیں کیا گیا ہے، میں ایک راوی ''عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ''(۳۶) ہیں جنہوں نے ''فَلْیُرِقْهُ'' کے الفاظ کی روایت کی ہے۔ دوسرے راوی اس کی متابعت نہیں کرتے اس لیے امام نسائی فرماتے ہیں: ''لَا أَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ عَلِیَّ بْنَ مُسْهِرٍ عَلَى قَوْلِهِ فَلْیُرِقْهُ''۔

## 8- سند میں راویوں کے اسماء کی تصحیح کرنا

بعض دفعہ شیخ کی بیان کی ہوئی سند حدیث میں کسی راوی کا نام صحیح نہیں ہوتا تو امام ترمذی متن حدیث بیان کرنے کے بعد راوی کے نام کی تصحیح کر دیتے ہیں، مثلاً: ایک سند سے انہوں نے یہ حدیث روایت کی ہے:

''عَنْ عَلِیٍّ رضی الله عنه أَنَّهُ أُتِیَ بِکُرْسِیٍّ فَقَعَدَ عَلَیْهِ...الخ''(۳۷)۔

(علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک کرسی لائی گئی آپ اس پر رونق افروز ہوئے...الخ)۔

اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد امام نسائی سند میں موجود ایک راوی ''مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ''۔ کے متعلق فرماتے ہیں: ''هَذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ لَیْسَ مَالِكَ بْنَ عُرْفُطَةَ''۔(یعنی سند حدیث میں جس راوی کا نام مالک بن عرفطہ ذکر کیا گیا ہے اس کا نام اصل میں خالد بن علقمہ ہے)۔

## 9- غریب راوی کی نشاندہی

اگر کسی حدیث کی سند میں کوئی غریب راوی ہو تو امام نسائی اس کی نشاندہی کر دیتے ہیں، مثلاً: ایک سند سے انہوں نے یہ حدیث روایت کی ہے: ''فِی التَّشَهُّدِ التَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ . . . عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ''(۳۸)۔ اس

حدیث کی سند میں اَبُو ھَاشم یحییٰ بن دینار (م۱۲۲ھ)۔ راوی کے متعلق لکھتے ہیں: قَالَ أبو عبد الرحمن : ''أَبُوْ هَاشِمٍ غَرِیْبٌ''۔

## 10- غیر قوی راوی کا تعین

امام نسائی کے اسالیب میں سے ایک اسلوب یہ ہے کہ اگر کسی حدیث کی سند میں کوئی راوی قوی نہ ہوتو وہ اس کے غیر قوی ہونے کا تعین کر دیتے ہیں، مثلاً:

''قَالَ رسول اللّٰہ ﷺ : مَنْ كَانَتْ لَهُ صَلَاةٌ صَلاَّهَا مِنُ اللَّيْل فَنَامَ عَنْهَا كَانَ ذَلِك صَدَقَةً تَصَدَّقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ وَكَتَبَ لَهُ أَجْرَ صَلَاتِهِ''(۳۹)

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کوکوئی نماز ادا کرتا ہو، پھر سو جانے کی وجہ سے نماز ادا نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ کا اس کے لیے صدقہ ہو جائے گا اور اس کے لیے نماز کا ثواب لکھا جائے گا)۔

اس حدیث کو امام نسائیؒ نے جس سند سے روایت کیا ہے اس میں ایک راوی '' أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِیُّ '' کے متعلق وہ فرماتے ہیں: '' أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِیُّ لَيْسَ بِالْقَوِيّ فِي الْحَدِيْثِ ''(اس حدیث کی سند میں ابوجعفر رازی قوی نہیں ہے)۔

## 11- سند میں ضعیف راوی کی نشاندہی

حدیث کی سند میں اگر کوئی راوی ضعیف ہوتو امام نسائی اس کی نشاندہی کر دیتے ہیں، مثلاً:

'' عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ صَلَّى فِى يَوْمٍ اثْنَتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْفَرِيْضَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ''(۴۰)۔

یہ حدیث جس سند سے مروی ہے اس میں ایک راوی '' مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ''(م۱۸۸ھ) ہے، جس کے متعلق امام نسائی فرماتے ہیں: '' هَذَا خَطَأٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ضَعِيْفٌ وَهُوَ ابْنُ الْأَصْبَهَانِي ''یعنی

اس سند میں (ابوعلی) محمد بن سلیمان بن عبداللہ اصفہانی کوفی (م ۱۸۸ھ) نام کا ایک ضعیف راوی ہے۔

## 12- صفتِ راوی سے ابہام کا ازالہ

امام نسائی کا ایک اسلوب یہ بھی ہے کہ اگر کسی راوی میں کوئی ابہام ہوتو وہ اس کی کسی صفت کے ذکر سے اس ابہام کا ازالہ کر دیتے ہیں، مثلاً:

قَال رَسول اللّٰه ﷺ :'' أَكثِرُوا ذِكرَ هَادِمِ اللَّذّاتِ ''(۴۱)

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موت کو بکثرت یاد کرو کیونکہ یہ لذتوں کو مٹانے اور کاٹنے والی ہے)۔

اس حدیث کی سند میں '' مُحَمَّد بْنُ ابْرَاهِيم '' بن عثمان العبسی الکوفی (م ۱۸۲ھ) نام کا ایک راوی ہے جس کے متعلق امام نسائی فرماتے ہیں:'' محمد بن ابراهيم والد ابی بكر بن أبِی شيبة ''۔ یعنی اس امر کی انہوں نے وضاحت کر دی کہ محمد بن ابراہیم ابوبکر بن ابی شیبہ کے والد ہیں۔

## 13- مشکل الفاظ کے معانی کا بیان

متن حدیث میں اگر کوئی مشکل لفظ ہوتو امام نسائی آسان لفظ سے اس کے معنی کو بیان کر دیتے ہیں، مثلاً:

عَنْ أَنسٍ أَنَّ أَعْرَابِياً بَالَ فِی الْمَسجِدِ فَقَام عَلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :'' دَعُوهُ وَلَا تَزْرِمُوْهُ... الخ''(۴۲)۔ (یعنی اسے چھوڑ دو اور اس کا پیشاب نہ روکو)۔ یہاں '' لَا تَزْرِمُوهُ ''ایک مشکل لفظ ہے جس کے معنی امام نسائی نے یوں بیان کیے ہیں:''قال ابو عبدالرحمن يَعْنى لَا تَقْطَعُوا عَلَيْهِ ''۔

یہ ہیں وہ چند ایک اسالیب ومناہج جن کا التزام امام نسائی نے اپنی سنن میں کیا ہے۔

# حواشی وحوالہ جات

۱۔ تفصیل کے لیے دیکھئے: وفيات الأعيان وأنباء أبناء الزمان، القاضی شمس الدين أبو العباس أحمد بن محمد المعروف بابن خلِّكان (۶۸۱ھ): ۱/۷۷،۷۸، دارالصادر ، بیروت–لبنان ، س–ن، طبقات الشافعية الكبرى، العلامة تاج الدين أبو نصر عبدالوهاب بن تقی الدین علی بن عبدالكافی السبكیؒ (م۷۷۱ھ) : ۳/۱۴-۱۶، دارالمعرفة، بیروت ، المنتظم فی تاريخ الامم والملوك، الامام أبو الفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد ابن الجوزی (م۵۹۷ھ): ۶/۱۳۱،۱۳۲، تحقيق : محمد عبدالقادر عطا ومصطفیٰ عبدالقادر عطا، دارالكتب العالية بیروت – لبنان ، الطبعة الأولی :۱۴۱۲ھ–۱۹۹۲م، تهذيب التهذيب، ابو الفضل الحافظ محمد بن حجر العسقلانیؒ (۸۵۲ھ) : ۱/ ۳۶، ۳۷، دائرة المعارف النظامية ، حیدر آباد، دکن ، ۱۳۲۵ھ، شذرات الذهب فی أخبار من ذهب، أبو الفلاح عبدالحی ابن العماد الحنبلی (م۱۰۸۹ھ): ۲/۲۳۹-۲۴۱، دار الأفاق الجديدة ، بیروت، س– ن، الأنساب، الامام أبو سعد عبدالكريم بن محمد ابن منصور التميمی السمعانی (م۵۶۲ھ): ۵۵۹ ، تقديم وتعليق: عبدالله عمر البارودی ، دارالفكر ، بیروت ، الطبعة الأولی : ۱۴۰۸ھ–۱۹۸۸م، تذكرة الحفاظ، الامام شمس الدين محمدبن أحمدبن عثمان الذهبی (م۷۴۸ھ): ۲/۱۹۴-۱۹۵(۷۱۹)، دار الكتب العلمية بیروت–لبنان، الطبعة الأولی: ۱۴۱۹ھ– ۱۹۹۸م ، مِرآةُ الجَنانُ وعِبْرَة اليَقْظَانِ فِی معرفة ما يعتيرمن حوارد الزمان ، الامام أبو محمد عبدالله بن اسعد بن علی بن سليمان اليافعی اليمنی المكی (۷۶۸ھ): ۲/ ۲۴۰، مؤسسة الأعلمی للمطبوعات بیروت–لبنان، الطبعة الثانية : ۱۳۹۰ھ–۱۹۷۰م، بستان المحدثین (فارسی، اردو)، شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ (م۱۲۳۹ھ): ۲۹۷،۲۹۸، ترجمہ: مولانا عبدالسمیع دیوبندی، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ۱۹۹۳ء، الأعلام ، قاموس تراجم لاشهرالرجال والنساء من العرب والمستعربين والمستشرقين ، خير الدين الزركلی: ۱/ ۱۶۴ ، مطبعة كوستانسوماس وشركائه ، شارع وفق الخربوطلی، معجم المؤلفين ، عمر رضاكحالة :۱/۲۴۴، دار احياء التراث العربی بیروت– لبنان ، س–ن، تاريخ التراث العربی ، فواد سزگين ، نقله الی العربية : الدكتور محمود فهمی حجازی و الدكتور فهمی أبو الفضل :۱/ ۲۶۵،۲۶۶، الهيئة المصرية العامة للكتاب ، ۱۹۷۷م۔

۲۔ اقوال علماء کے لیے دیکھئے: وفیات الأعیان محولہ بالا: ۱/۸۱، تهذیب التهذیب محولہ بالا: ۱/۳۷، سیر الأعلام محولہ بالا :۱۴/۱۲۵، توضیح الأفکار لمعانی تنقیح الأنظار ، محمد بن اسماعیل الأمیرالصنعانی، (م۱۱۸۲ھ): ۱/۲۲۰، تحقیق: محمد محی الدین عبدالحمید ،دارالفکر القاهرة، الطبعة الأولی: ۱۳۶۶ھ ، سنن النسائی،الامام أبو عبدالرحمن أحمد بن شعیب النسائی (م۳۰۳ھ)، بشرح الحافظ جلال الدین السیوطیؒ (م۹۱۱ھ)،وحاشیة الامام السندی (۱۱۳۸ھ) :۱/۵۸ومابعدها، دارالمعرفة بیروت — لبنان ، الطبعة الأولی: ۱۴۱۱ھ-۱۹۹۱م۔

۳۔ ان کتب میں سے ہرایک کے متعلق یہ جاننے کے لیے وہ مطبوع ہے، مخطوط ہے یا مفقود ہے دیکھئے: سنن النسائی بشرح السیوطیؒ (المقدمة) محولہ بالا :۶۵ تا ۶۷، تاریخ التراث العربی محولہ بالا :۱/۲۶۶ تا ۲۶۹۔

۴۔ رملہ فلسطین بیت المقدس سے اٹھارہ میل پر واقع ہے۔ حضرت داؤد وسلیمان علیہما السلام کا دارالسلطنت تھا (دیکھئے: معجم البلدان ، العلامة أبو عبدالله یا قوت الحموی الرومیؒ (۶۲۶ھ)،داراحیاء التراث العربی، بیروت س — ن)۔

۵۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھئے: البدایة والنهایة، حافظ عماد الدین أبو الفداء اسماعیل بن عمر المعروف بابن کثیر (م۷۷۴ھ): ۱۱/۱۲۳، مکتبة المعارف بیروت، الطبعة الثانیة ،۱۹۷۸م، تدریب الراوی فی شرح تقریب النووی ، الامام جلال الدین عبدالرحمن السیوطیؒ (م۹۱۱) تحقیق: عبدالوهاب عبداللطیف:۴۹ ، القاهرة ،الطبعة الأولی: ۱۳۸۹ھ- ۱۹۸۹م، بستان المحدثین (فارسی) محولہ بالا :۲۹۶، ۲۹۷، سنن النسائی بشرح السیوطی (المقدمة) محولہ بالا: ۷، ۹، ۱۰۔

۶۔ محمد بن عمر بن محمد بن عمر بن رشید کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ یہ ادب، تاریخ وتفسیر کے بڑے عالم تھے۔ ان کی کتاب ''السنن الأبین فی المحاکمة بین البخاری ومسلم'' تونس سے چھپ چکی ہے۔ (الدرر الکامنة فی أعیان المائة الثامنة، الحافظ ابو الفضل أحمد بن حجر العسقلانی (م۸۵۲ھ): ۴/۱۱۱-۱۱۳، دائرة المعارف العثمانیة حیدر آباد دکن ،۱۳۹۲ھ، الرسالة المستطرفة لبیان مشهور کتب السنة المشرفة، العلامة محمد بن جعفر الکتانیؒ (م۱۳۴۵ھ): ۱۳۴، دارالکتب العلمیة بیروت، الطبعة الأولی: ۱۳۳۲، ذیل طبقات الحفاظ للسیوطی: ۳۵۵۔

۷۔ فتح المغیث شرح الفیة الحدیث (شرح الفیة العراقی)، الحافظ أبو الفضل زین الدین عبدالرحیم بن الحسین العراقیؒ (م۸۰۶ھ): ۱/۱۰۱، دارالجیل بیروت ، س—ن ، النکت علی کتاب ابن الصلاح، الحافظ ابن حجر العسقلانیؒ (م۸۵۲ھ): ۱/۴۸۴، دارالروایة بیروت، ت ن۔

۸۔ ابوبکر محمد بن معاویہ اندلسی، جو ابن احمر کے نام سے معروف ہیں، امام، محدث اور ثقہ ہیں۔ یہ اولین محدث ہیں جنھوں نے نسائی کو اندلس میں متعارف کرایا۔ (النجوم الزاهرة فی ملوک مصر والقاهرة ، ابن تغری بردی، قدم له و علق عليه محمد حسين شمس الدين:۲۸/۴، دارالكتب العلمية بيروت– لبنان، الطبعة الأولى:۱۴۱۳ھ، شذرات الذهب، محولہ بالا:۲۷/۳،سير أعلام النبلاء ، الحافظ أبو عبدالله شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبیؒ (م۷۴۸ھ):۶۸/۱۶،مؤسسة الرسالة ، الطبعة الثانية:۱۴۰۲ھ-۱۹۸۲م)۔

۹۔ فتح المغيث، محولہ بالا :۱۰۱/۱۔

۱۰۔ النكت على مقدمة ابن الصلاح، محولہ بالا :۱۰۱/۱۔

۱۱۔ اقوال کے لیے دیکھیے: سنن النسائی بشرح السيوطی (المقدمة) محولہ بالا:۶۰، ۶۱۔

۱۲۔ شروط الائمة السِّتَّة ، أبو الفضل محمد بن طاهر المقدسی، ويليه شروط الائمة الخمسة ، الحافظ أبو بكر محمد بن موسى الحازمی ، تعليق : الشيخ محمد زاهد الكوثری:۲۶، دارالكتب العلمية ، بيروت لبنان ، الطبعة الأولى :۱۴۰۵ھ-۱۹۸۴م۔

۱۳۔ امام زنجانی کی کنیت ابوالقاسم اور نام سعد بن علی بن محمد ہے۔ یہ زنجان کے رہنے والے جلیل القدر حافظ حدیث اور پختہ کار عالم تھے۔ ۴۷۱ ہجری میں ان کی وفات ہوئی (شذرات الذهب، محولہ بالا:۳۳۹/۳، البداية والنهاية محولہ بالا:۱۲۰/۱۲، تذكرة الحفاظ، محولہ بالا:۲۴۳/۳(۱۰۲۶)۔

۱۴۔ شروط الائمة محولہ بالا:۲۶۔

۱۵۔ امام ابن لِهِيّعه الحَضرَمی المصری کی کنیت ابوعبدالرحمان اور نام عبداللہ ہے۔ یہ بلا دمصر کے قاضی، عالم اور محدث ہیں۔ اصل میں یمن کے شہر حضر موت کے رہنے والے ہیں مگر مصر میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ (تهذيب التهذيب، محولہ بالا:۳۷۳/۵(۶۴۸)، تذكرة الحفاظ، محولہ بالا :۱۷۴/۱(۲۲۴)، تقريب التهذيب، ابو الفضل الحافظ محمد بن حجر العسقلانی (م۸۵۲ھ):۴۴۴/۱(۵۷۴)، دارالرشيد حلب، ۱۴۰۶ھ)۔

۱۶۔ شروط الائمة محولہ بالا:۲۶۔

۱۷۔ مقدمة زهر الربیٰ على المجتبیٰ:۴۔

۱۸۔ النكت على مقدمة ابن الصلاح، محولہ بالا:۴۸۴/۱، مقدمة زهر الربیٰ على المجتبیٰ:۴۔

۱۹۔ النكت، محولہ بالا:۴۸۴/۱۔

۲۰۔ دیکھیے: شروط الائمة الستة محولہ بالا:۱۹، ۲۰۔

۲۱۔ دیکھیے: مقدمة زهر الربی:۵، شروط الائمة الستة محولہ بالا:۱۹، ۲۰۔

۲۲۔ امام اسماعیل ابن مسعود کی کنیت اُبو مسعود ہے۔ یہ بصرہ کے رہنے والے کبار تبع الاتباع میں سے ہیں۔۲۴۸ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

۲۳۔ امام اشعث بن عبدالملک کی کنیت ابو ہانی ہے۔آپ بصرہ کے رہنے والے مشہور حافظ حدیث ہیں۔۱۴۲ ہجری میں آپ نے وفات پائی (سیر الأعلام محولہ بالا:۶/ ۲۷۸،تهذ یب الكمال فی اسماء الرجال ، الحافظ جمال الدين أبو الحجاج يوسف بن عبدالرحمن المزیؒ (م۷۴۲ھ):۱/۱۱۲، مؤسسة الرسالة الطبعة الأولى :۱۴۱۳ھ، تهذيب التهذيب محولہ بالا:۱/۱۳۵) ہے۔

۲۴۔ امام اسحاق بن راہویہ نیشاپوری (اسحاق بن ابراہیم بن مخلد) کی کنیت ابو یعقوب ہے۔ یہ مرو کے رہنے والے تھے پھر نیشاپور میں رہائش پزیر ہوگے۔آپ نیشاپور کے عالم اور اہل مشرق کے شیخ ہیں۔۱۶۱ یا ۱۶۶ ہجری میں پیدا ہوئے (التاريخ الكبير، أمام محمد بن اسماعيل البخاریؒ (م۲۵۶ھ):۱/۳۷۹، دارالكتب العلمية ، بيروت،س—ن، تاريخ بغداد:۶/۳۴۵،تذكرة الحفاظ محولہ بالا :۳/۱۷(۴۴۰)،تهذيب التهذيب محولہ بالا:۱/۲۱۶)۔

۲۵۔ قتادہ بن دُعَامہ سَدُوسی بَصری کی کنیت ابوالخطاب ہے۔ یہ بہت بڑے عالم،مشہور حافظ حدیث اور قرآن حکیم کے نامی گرامی مفسر ہیں(كتاب التاريخ الكبير محولہ بالا:۷/۱۸۵،الجرح والتعديل محولہ بالا:۷/۷۵۶،تهذيب التهذيب محولہ بالا : ۸/۳۵۱(۶۳۵)،الطبقات الكبرىٰ (طبقات ابن سعد)،الامام أبو عبدالله محمد بن سعدؒ (م۲۳۰ھ): ۷/۳۰۱، دار صادر بيروت، س—ن،تذكرة الحفاظ محولہ بالا :۱/۹۲(۱۰۷)،سير أعلام النبلاء محولہ بالا : ۵/۲۶۹)۔

۲۶۔ خَتّ (یحییٰ بن موسیٰ بن عبدربہ بن سالم) کی کنیت ابوزکریا اور لقب خت ہے۔ یہ کوفہ کے رہنے والے نامور حافظ حدیث ہیں۔ علماء نے ان کی توثیق کی ہے۔۲۴۰ ہجری میں انہوں نے وفات پائی۔ (كتاب التاريخ الكبير ، الامام أبو عبدالله اسماعيل بن ابراهيم الجعفی البخاریؒ (م۲۵۶ھ):۲/۲۶۵،المكتبة الاسلامية تركيا، س—ن، تذكرة الحفاظ محولہ بالا :۲/۴۸(۴۹۰)،سير أعلام النبلاء محولہ بالا:۱۲/۱۹۲،تهذيب التهذيب محولہ بالا:۲/۲۸۹)۔

۲۷۔ عباد بن عباد الخواص ابوعتبہ اہل شام میں سے ہیں۔انہیں امام اوزاعی وغیرہ کو دیکھنے کا شرف حاصل ہے۔اہل شام ان سے رقاق اور زہد سے متعلقہ احادیث روایت کرتے ہیں۔(دیکھئے:الثقات، الامام محمد بن حبان بن أحمد أبو حاتم التميمی البستی (م۳۵۴ھ):۸/۴۳۵، تحقيق: السيد شرف الدين أحمد، دارالفكر، الطبعة الأولى : ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵م)۔

۲۸۔ كتاب النكاح ، باب التوقيت فی الخيار،حدیث نمبر ۳۳۸۶۔

۲۹۔ امام قتیبہ بن سعید بلخی بغلانی (محدث خراسان) کی کنیت ابو رجاء ہے۔ بنو ثقیف سے نسبت کی وجہ سے ثقفی کہلاتے ہیں۔ یہ بلخ کے رہنے والے نامور شیخ اور بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ ۱۴۹ھ میں پیدا اور ۲۴۰ھ میں فوت ہوئے (تهذيب التهذيب محولہ بالا: ۳۵۸/۸ (۶۳۹)، تاریخ بغداد، الحافظ أحمد بن علی المعروف بالخطیب البغدادی (م ۴۶۳ھ): ۴۶۴/۱۲، دار الکتاب العربی بیروت لبنان، س ـ ن، سیر الأعلام محولہ بالا: ۱۳/۱۱، تذکرة الحفاظ محولہ بالا: ۲۶/۲ (۴۵۳)، الجرح والتعدیل، الامام أبو محمد عبدالرحمن بن أبی حاتم محمد بن ادریس بن المنذر التمیمی الحنظلی الرازی (م ۳۲۷ھ): ۷/۸۴، مطبعة مجلس دائرة المعارف العثمانیة، حیدر آباد دکن، الطبعة الأولی: ۱۲۷۱ھ/۱۹۵۲م

۳۰۔ سنن النسائی، کتاب المساجد، بَابُ الصَّلَاۃ عَلَی الْحِمَارِ، حدیث نمبر ۷۳۲، ۷۳۳۔

۳۱۔ جب راوی ایک حدیث کے متن کو دوسری حدیث کے متن میں ملا دے تو ایسا کرنے کو اضطراب کہتے ہیں۔

۳۲۔ سنن النسائی، کتاب الصیام، باب الْفَضْلِ وَالْجُودِ فِی شَهْرِ رَمَضَانَ (رمضان میں زیادہ سخاوت کرنے کا بیان)، حدیث نمبر ۲۰۶۹۔

۳۳۔ امام یونس بن یزید ایلی کی کنیت ابو یزید ہے۔ آپ شہر ایلہ کے رہنے والے بلند پایہ اور قابل اعتماد حافظ حدیث ہیں۔ امیر المومنین حضرت معاویہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ ان کی احادیث کا بہت بڑا ذخیرہ کتب حدیث میں محفوظ ہے۔ (کتاب الجرح والتعدیل، محولہ بالا: ۱۰۴۲/۹، تذکرة الحفاظ، محولہ بالا: ۱۲۲/۱ (۱۵۶)، سیر الأعلام، محولہ بالا: ۲۹۷/۶، البدایة والنهایة محولہ بالا: ۱۰۹/۱۰، تهذیب التهذیب، محولہ بالا: ۴۵۰/۱۱ (۷۶۹))۔

۳۴۔ سنن النسائی، کتاب الطلاق، أَمْرُكِ بِيَدِكِ (حدیث نمبر ۳۳۵۷)۔

۳۵۔ سنن النسائی، کتاب الطهارة، اَلْأَمْرُ بِإِرَاقَةِ مَا فِي الْإِنَاءِ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ (کتے کے چاٹے ہوئے برتن میں باقی ماندہ چیز کو بہا دیا جائے)۔

۳۶۔ امام علی بن مسہر کوفی کی کنیت ابو الحسن ہے۔ نامور حافظ حدیث اور شہر موصل کے قاضی ہیں۔ آپ نے ۱۹۷ ہجری میں داعی اجل کو لبیک کہا (تذکرة الحفاظ، محولہ بالا: ۲۱۲/۱ (۲۷۰)، سیر الأعلام، محولہ بالا: ۴۸۴/۸، ۴۲۶، تهذیب التهذیب، محولہ بالا: ۳۸۳/۷ (۶۲۳))۔

۳۷۔ سنن النسائی، کتاب الطهارة، عَدَدُ غُسْلِ الْوَجْهِ، حدیث نمبر ۹۲۔

۳۸۔ سنن النسائی، کِتَابُ التطبیق، كَيفَ التَّشَهُّدُ الْأَوَّلُ، حدیث نمبر ۱۱۵۷۔

۳۹۔ سنن النسائی، کتاب قیام اللیل و تطوع النهار، باب مَنْ كَانَ لَهُ صَلَاةٌ بِاللَّيْلِ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا النَّوْمُ (ایک شخص رات کو تہجد پڑھتا ہو اور ایک رات کو نیند کی وجہ سے نہ پڑھ سکے)، حدیث نمبر ۱۷۶۴۔

۴۰۔ سنن النسائی ، کتا ب قیام اللیل وتطوع النہار، الاخْتِلَافُ عَلَى اِسْمَاعِيلَ بْنِ ابی خَالِدٍ ،حدیث نمبر ۱۷۸۸۔

۴۱۔ سنن النسائی، کتاب الجنائز، كَثْرَةُ الْمَوْتِ،حدیث نمبر۱۸۰۱۔

۴۲۔ سنن النسائی، کتاب الطهارة، تَرْكُ التَّوقِيْتِ فِى الْمَاءِ (پانی میں کسی حد کا مقرر نہ ہونا)۔